بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ نمبر ۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۷ محرم ۱۳۸۹ ہجری | ۱۶ شہادت ۱۳۴۸ ہش | ۱۶ اپریل ۶۹ء | نمبر ۸۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صحابہؓ کی طرح اپنے کاروبار چھوڑ کر یہاں آکر بار بار اور عرصہ تک صحبت میں رہو

تاکہ وہ دیکھو جو صحابہؓ نے دیکھا اور وہ پاؤ جو صحابہؓ نے پایا

"جو چاہتا ہے کہ خدا کو پائے اور حیّ و قیّوم خدا کو ملے وہ زندوں کی تلاش کرے کیونکہ ہمارا خدا زندہ ہے نہ کہ مُردہ۔ جس کا خدا مُردہ ہے جس کی کتاب مُردہ ہے، وہ مُردوں سے مدد چاہیں تو کیا تعجب ہے۔ لیکن اگر سچا مسلمان جس کا خدا زندہ خدا جس کا نبی زندہ نبی، جس کی کتاب زندہ کتاب ہے اور جس دین میں ہمیشہ زندوں کا سلسلہ جاری ہے اور ہر زمانہ میں ایک زندہ انسان خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایمان پیدا کرنے والا آتا ہے۔ وہ اگر اس زندہ کو چھوڑ کر بوسیدہ ہڈیوں اور قبروں کی تلاش میں سرگرداں ہو تو البتہ تعجب اور حیرت ہے۔

پس تم کو چاہیئے کہ تم زندوں کی صحبت تلاش کرو اور بار بار اس کے پاس آکر بیٹھو۔ وہاں ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک دو مرتبہ میں تاثیر نہیں ہوتی۔ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ ترقی تدریجاً ہوتی ہے۔ جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں تدریجی ترقی ہوئی۔ جو سلسلہ منہاج نبوت پر قائم ہوگا اس میں بھی تدریجی ترقی کا قانون کام کرتا ہوگا۔ پس چاہیئے کہ صحابہؓ کی طرح کام چھوڑ کر یہاں آکر بار بار اور عرصہ تک صحبت میں رہو تاکہ تم وہ دیکھو جو صحابہؓ نے دیکھا اور وہ پاؤ جو ابوبکرؓ اور عمرؓ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے پایا۔ کسی نے سچ کہا ہے یا توں موڑ مقدمے یا توں اللہ نوں لوڑ۔

تم دیکھتے ہو کہ میں بیعت میں یہ اقرار لیتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اس لئے تاکہ میں دیکھوں کہ بیعت کنندہ اس پر کیا عمل کرتا ہے۔ ذرا سی نئی زمین کسی کو مل جائے تو وہ گھر بار چھوڑ کر وہاں بیٹھ جاتا ہے اور ضروری ہوتا ہے کہ وہاں رہے تا وہ زمین آباد ہو۔ پھر ہم جو ایک نئی زمین اور ایسی زمین دیتے ہیں جس میں اگر صفائی اور محنت سے کاشت کی جاوے تو ابدی پھل لگ سکتے ہیں۔ کیوں یہاں آکر لوگ گھر نہیں بناتے۔ اور اگر اس بے احتیاطی کے ساتھ اس زمین کو کوئی لیتا ہے کہ بیعت کے بعد یہاں آنا اور چند روز ٹھہرنا بھی دوبھر اور مشکل معلوم ہوتا ہے تو پھر اس کی فصل پکنے اور بارآور ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے"۔ (الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۵ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل کچھ معدہ میں تکلیف ہوگئی تھی۔ آج طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

— لندن (بذریعہ ڈاک) مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن تحریر فرماتے ہیں:۔ جماعت احمدیہ لندن کے نہایت مخلص کارکن مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب آف ایسٹ افریقہ ان دنوں بہت بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ مکرم چوہدری صاحب مثل ہذا کے ساتھ بے حد تعاون کرتے ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

— لاہور۔ بشیر الحق صاحب ابن محترم حاجی نصیر الحق صاحب مرحوم کا پچھلے دنوں تت ہسپتال لاہور میں پتے کا اپریشن ہوا ہے۔ پتے میں سے ۱۰۷ پتھریاں اور پیپ نکلی ہے۔ ڈاکٹروں کے نزدیک اپریشن بفضل تعالےٰ کامیاب رہا ہے لیکن تا حال زخم میں تکلیف زیادہ ہے۔ اور کمزوری بھی بہت ہے۔ احباب جماعت درد دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و رحم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

— خاکسار کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ڈاکٹری معائنہ سے پتہ چلا ہے کہ پتے میں متعدد پتھریاں ہیں جس کی وجہ سے معدہ متورم ہوگیا ہے۔ پتے اور پیٹ میں شدید درد اٹھتا ہے۔ جو بعض اوقات ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ عنقریب گنگا رام ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے کامیاب اپریشن کے بعد انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور میری دیگر پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین

(رشید احمد قریشی لیور برادرز رحیم یار خان)

مجلس خدام الاحمدیہ کی رپورٹوں کا انتظار ہے

ماہِ امان (مارچ) ختم ہو چکا ہے اور مرکز منتظر ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ اس ماہ کی رپورٹ مجلد بھجوا دیں۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی مجلس کے لئے بھی رپورٹ بھجوانا ضروری ہے۔ اس لئے اگر آپ کی مجلس نے اب تک رپورٹ نہیں بھجوائی۔ تو اب بھجوا دیں۔ رپورٹ فارم حسب ضرورت دفتر مرکزیہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ شہادت ۱۳۴۸

قیامِ امن کی عظیم الشان تحریک ..... اسلام

تمام مذاہب کے اصول اپنے اپنے حدود میں امن کے قیام کے لئے ہیں کیونکہ مذہب نہ صرف اللہ تعالےٰ کی عبادت کا تصور پیش کرتا ہے بلکہ وہ زندگی اور معاشرہ میں بھی ایسی راہ نمائی کرتا ہے۔ جس سے انسان باہمی تعاون سے اور امن سے زندگی بسر کر سکیں۔ تاہم ایسے افراد بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جو مذہب کے راستہ میں اپنی عقل اور فلسفہ کے روڑے اٹکاتے رہتے ہیں۔

شروع میں جب انسانی ذہن کا ارتقا طفولیت کے دور سے گزر رہا تھا۔ تو مذہب انسان کی ذہنیت کے مطابق امن کے اصول دیتا ہے۔ اگرچہ ان اصولوں کی بنیاد ایک ہی رہی ہے۔ تاہم جیسی جیسی ذہنی ترقی اور ماحول کا تعلق ہے۔ مذہبی اصولوں میں ایک دوسرے سے بظاہر کچھ فرق ہوتا ہے۔ اور ہر خطہ میں الگ الگ رنگ اختیار کرتا رہا ہے۔ مگر اسی ماحول میں جوں جوں ذہنی ترقی ہوتی رہی ہے۔ انسان اپنی عقل کی دخل اندازی سے مذہب پر اثر انداز ہو کر اس کو بگاڑتا بھی رہا ہے۔ تا آنکہ وہ مذہب ایک ایسی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ جو بجائے راہنمائی کرنے کے انسان کو صراط مستقیم سے بھٹکاتا رہا ہے۔ اور مذہبی سطح پر جو کشمکش ایک ہی ملک کے اندر یا بیرونی ممالک کے ساتھ اسی غلط مذہبی تصور کی وجہ سے پیدا ہوتی رہی ہے۔

جب دنیا کا ذہنی ارتقا تقریباً تکمیل کے درجہ پر پہنچنے کے قریب ہوا۔ اور مختلف اقوام ایک دوسری سے اس قدر قریب ہو گئیں۔ کہ تمام دنیا گویا ایک ملک بن گئی۔ اور مختلف ممالک اس ملک کے صوبے یا ایک شہر کے محلے بنتے چلے گئے تو اللہ تعالےٰ نے مکمل مذہب یعنی اسلام نازل فرمایا۔ جو تمام دنیا کے لئے یکساں اصول لے کر آیا۔ چنانچہ اسلام کی کتاب ذکرٌ للعالمین۔ اسلام کا رسول رحمۃٌ للعالمین اور اسلام کا خدا رب العالمین ہے۔ اگر ہم قرآن کریم کا مطالعہ اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو دیکھ جائے تو ہر کوئی اسلام کی عالمگیر حیثیت سے آشنا ہو سکتا ہے

جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے۔ ہر مذہب فی الواقعہ امن کے قیام کے لئے اصول پیش کرتا رہا ہے۔ تاہم جب تک مذہب مختلف مقامات اور ادوار میں منقسم رہا۔ اور ان میں مقامی دانشوروں کے خیالات اور فلسفے دخل اندازی کرتے رہے۔ اس وقت تک مختلف مذاہب میں ایک دوسرے سے غیریت کے رجحانات بھی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ آج اگر ہم اسلام کے سوا دوسرے مذاہب کا موازنہ کریں تو مسخ شدہ ہونے کی وجہ سے ان میں تضاد کی حد تک اختلافات نظر آئیں گے۔ اگر ان بیرونی اثرات کا غبار ہر مذہب کے چہرے سے ہٹایا جائے۔ تو ہر مذہب میں حقیقت ایک ہی ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ بعض نیک دل لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ تمام مذاہب ایک ہی منزل کی طرف راہ نمائی کرتے ہیں۔ اس لئے مذہب اور مذہب میں فرق نہیں کرنا چاہیئے۔ اصولاً یہ بات ٹھیک ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہر قدیم مذہب جس صورت میں وہ اب موجود ہے۔ ایسے اصول اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ جن کی پیروی کرنے سے وہ تمام دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ بے شک ہر مذہب رواداری سکھاتا ہے۔ لیکن یہ رواداری کن اصولوں پر عملی افادت دے سکتی ہے قدیم مذاہب اس کے متعلق کوئی واضح راہ نمائی نہیں کرتے۔

اسلام نے جہاں اپنی حقانیت کے دلائل دیئے۔ وہاں اس نے یہ اصول بھی غیر مبہم الفاظ میں بیان کر دیا ہے۔ کہ تمام مذاہب اپنی اپنی جگہ حق پر ہیں۔ اور ان کے پیشوا اللہ تعالےٰ کے ہی فرستادہ تھے۔ چنانچہ قرآن کریم کہتا ہے۔

۱۔ اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ

یعنی کوئی امت نہیں جس میں ڈرانے والا نہیں آیا۔

۲۔ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

یعنی ہر قوم کے لئے ہدایت دینے والا آیا ہے۔

الغرض اسلام کے نزدیک تمام مذاہب کے پیشوا جن کو آج بھی کثیر لوگ اپنا پیشوا مانتے یقیناً حق پر تھے۔ یہ اور بات ہے کہ لوگوں نے ان کی تعلیمات میں بعد ازاں ملاوٹیں کر لی ہوں۔ مگر اس سے ان پیشواؤں کی صداقت پر کوئی حرف نہیں آتا۔

اللہ تعالےٰ نے جہاں اپنی ذات پر اور فرشتوں پر ایمان لانا مومنوں کے لئے لازمی قرار دیا ہے وہاں تمام انبیاء پر ایمان لانا بھی لازمی قرار دیا ہے۔ خواہ وہ کسی ملک و قوم میں آئے ہوں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی جگہ خاص کر رسالہ پیغام صلح میں اس حقیقت کو واضح کیا ہے۔ کہ جو انسان کسی قوم اور مذہب کے نزدیک پیشوا سمجھا گیا ہے۔ اسلام اس پیشوا کو فرستادۂ حق سمجھنے میں نہ صرف کوئی روک ہی پیدا نہیں کرتا بلکہ اسلام کی تعلیم کا یہ ہے کہ تمام فرستادگان حق پر ایمان لاؤ۔ اور دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں ہے جس میں فرستادۂ حق نہ بھیجا گیا ہو۔ رواداری کا یہ ایک حقیقی اور ٹھوس اصول ہے۔ جس کو دنیا میں قیامِ امن کی بنیاد بنایا جا سکتا ہے۔

اسلام کا یہ اصول اور اس کے مقررات ایسے ہیں کہ جہاں تک دنیا کے موجودہ مذاہب کا تعلق ہے۔ اسلام سب کی طرف محبت اور صلحکاری کا ہاتھ بڑھاتا ہے۔ دنیا کا کوئی متداول مذہب ایسا نہیں ہے۔ جس کے پیشوا کو اسلام راستی پر نہیں مانتا۔ یہ ایک ایسا اصول ہے جس سے تمام دنیا کے مذاہب میں صلح ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ دوسرے مذاہب والے بھی خلوصِ دل سے اسلام کے اس اصول کو تسلیم کریں۔ بے شک اس وقت بعض مذاہب ایسے ہیں۔ جو اسلام اور اسلام کے پیغمبر پر اعتراضات کرتے ہیں۔ اور اپنی قوم میں اسلام کے خلاف اشتعال انگیزی کے جراثیم پھیلاتے ہیں۔ لیکن ہمیں یقین واثق ہے کہ اگر ہم نے اسلام کے اس اصول کو کماحقہ موجودہ دنیا میں اعتراف کی حد تک پہنچانے میں کوتاہی نہ کی۔ تو انشاء اللہ اسلام کا یہی اصول دنیا میں عالمگیر امن و صلح کی بنیاد میں استوار کر دے گا۔ اور ایک دن ایسا آئے گا کہ دنیا اسلام کی دیگر خوبیوں سے بھی آشنا ہو جائے گی۔ مذہبی نقطۂ نظر سے یہ بنیادی اصول ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔ جس کو ان الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے کہ کسی مذہب کے پیشوا پر حملہ نہ کرو۔ بلکہ سب کی عزت و احترام کرو۔ چنانچہ اسی اصول کو عام کرنے کے لئے جماعت احمدیہ یوم پیشوایانِ مذاہب مناتی ہے۔ جس کا یہ نتیجہ نکلا ہے۔ کہ اب دوسرے مذاہب کے لوگ بھی ایسے جلسے کرنے لگے ہیں۔ اگر یہ ایک ایک شعبہ بھی قائم کرے۔ جس میں تمام مذاہب کے پیشواؤں کی سوانح حیات پیش کی جائے۔ تو یقیناً دنیا میں قیامِ امن کی مہم میں ترقی ہو سکتی ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کی بیسویں سالانہ کانفرنس

گورنر جنرل سیرالیون۔ وزراء اور دیگر اہم شخصیتوں کی شرکت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور وزیر اعظم سیرالیون کے پیغامات

۱۱۳ افراد کا قبولِ حق

(مرسلہ: وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

(۲)

گورنر جنرل کا خطاب

اس مقالے کے بعد گورنر جنرل صاحب موصوف نے خطاب فرمایا۔ جس میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ میں جماعتِ احمدیہ کے فعال کردار پر آپ نے فکر انگیز اور عالمانہ انداز سے جماعت کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ موصوف کی تقریر کا ترجمہ درجِ ذیل ہے:۔

"آج اپنے آپ کو آپ حضرات کے درمیان پا کر مجھے بے حد مسرت ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ مجھے آپ کی سالانہ کانفرنس کی صدارت کا شرف ملا ہے۔ اس ملک میں احمدیہ مشن کے قیام کے بعد سے اب تک اس کی ترقیات و فتوحات کا میں دلچسپی سے مطالعہ کرتا رہا ہوں۔ اگر سب کے سب نہیں تو اکثر مبلغینِ کرام سے میرے دوستانہ مراسم رہے ہیں۔

اس گہرے ربط و ضبط کے دوران دورِ جدید میں اسلام کے کردار کے بارہ میں میں نے جماعتِ احمدیہ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ آپ کی جماعت اسلام کی تعلیمات کی جس مفکرانہ اور مستحکم انداز سے تشریح و توضیح کرتی ہے اس سے میں بہت متاثر ہوا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی جماعت نے اسلامی علوم کی مشعل کو پھر علماء کی محرابوں سے نکال کر عوام کے ہاتھوں تک پہنچایا ہے۔ آپ لوگ اسلامی تعلیمات میں جو ہم سب کو بے حد عزیز ہیں نئی زندگی اور قوت بخش روح پھونک رہے ہیں۔ اسلام صلح کا دین ہے۔ اس پہلو پر آپ کی جماعت نے بجا طور پر زور دے کر اسلام کی اخلاقی قدروں کو اجاگر کیا ہے۔

آپ کی جماعت مذہب کے قدیم تصوّر کو عصرِ حاضر کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کا پیغام دیتی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ احمدیت اسلام کو بدلنا چاہتی ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ تحریکِ احمدیت نے یہ ثابت کر دیا ہے اور ثابت کر رہی ہے کہ اسلام اپنے دامن میں جدید دَور میں ہر قسم کی صورتِ حال کے لئے روحانی اقدار کا خزانہ محفوظ رکھتا ہے۔ بالفاظِ دیگر جماعتِ احمدیہ ہم سے مطالبہ کرتی ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات کی گہرائیوں پر اپنی توجہ مرتکز کریں تا ہمیں ایمان اور یقین کی قوت حاصل ہو اور ہماری زندگیاں روحانی ارتقاء سے ہمکنار ہوں اور اس طرح انسانی اخوت اور محبت کا بول بالا ہو۔

آپ کی جماعت اپنی عالمگیر تبشیر کی تنظیم کے ذریعے انسانیت کی اس روح کا بہترین رنگ میں پرچار کر رہی ہے جس کا سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا ہے:۔

"کوئی شخص اس وقت تک حقیقی رنگ میں مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ دوسروں کے لئے بھی وہی کچھ پسند نہیں کرتا جو اپنے لئے چاہتا ہے۔"

آپ کی جماعت کی ایک امتیازی خصوصیت جس کا اس ملک کی اکثریت کو اعتراف ہے آپ کے مبلّغینِ کرام کا انکسار۔ جذبہ ایثار اور احساسِ فرض ہے۔ یہ اس قسم کا انکسار ہے جس میں مادی لذات اور دورِ حاضر کے جدید علمی غرور کا گزر تک ناممکن ہے یہ ایسی کیفیت ہے جو دوسرے انسانوں کو ہمدردی۔ پیار اور تلطف سے دیکھنے پر مجبور کرتی ہے۔

قرآن کریم کی سورۃ البقرہ کی آیت ۴۲ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

"سچ کو جھوٹ سے نہ ملاؤ اور جانتے بوجھتے ہوئے حق کو نہ چھپاؤ۔"

ہم سب جانتے ہیں کہ ان دنوں حق بات کہنا کتنا مشکل ہے۔ مادی دنیا تمام اخلاقی قدروں کو نگل رہی ہے۔ اگرچہ روحانی روشنی اسی طرح چمک دمک رہی ہے لیکن انسان اس کے مفہوم کو سمجھنے سے اس وجہ سے قاصر ہے کہ وہ خود بھٹک چکا ہے۔ ہم اپنے اندر حقیقی اخلاقی تغیر پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارا رحیم و کریم خدا ہماری اس زبوں حالت کو دیکھ رہا ہے اب یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنے نیک نمونے سے ہماری روحانی زندگیوں کو نئی قوت اور روح عطا کریں۔ اپنے احساسِ فرض اور جذبۂ ایثار سے۔ اپنے ایمان و یقین اور خوئے جود و سخا سے۔ اور قرآنِ کریم کے اس حکم کی رُو سے کہ "تمام مومن بھائی بھائی ہیں" آپ اپنا کام کرتے جائیے۔ ہم مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں اور پہلو بہ پہلو تیر کر ساحلِ مراد تک جا پہنچیں۔

آپ جو خدمت بھی ملت کی کر رہے ہیں وہ آپ کے ذاتی نفع و طمع کے لئے نہیں ہے۔ آپ نوجوانوں کی نسل کو روحانی اقدار کے صحت مندانہ نظریات سے آشنا کر رہے ہیں اور ایسا کر کے آپ ہماری قوم کو صحت مندانہ بنیادوں پر تعمیر کر رہے ہیں۔

میں وزیر اعظم اور حکومت آپکی دعاؤں کے لئے آپ کے شکر گزار ہیں خدا کرے ہم اپنے فرائض کی انجام دہی میں کامیاب و کامران رہیں۔"

گورنر جنرل موصوف کی تقریر کے بعد ان کی خدمت میں احمدیہ مشن کی طرف سے کتب کا تحفہ امیر محترم نے پیش کیا جسے موصوف نے بڑے شوق اور خلوص سے وصول کیا۔ یہ تحفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاءِ سلسلہ کی بعض کتب کے انگریزی تراجم پر مشتمل تھا۔ اس تقریب پر پہلی نشست کی کارروائی ختم ہوئی۔ گورنر جنرل موصوف کو پُرخلوص طریق سے الوداع کیا گیا۔

گورنر جنرل کی طرف سے ظہرانہ

گورنر جنرل نے ایک بجے اپنی قیام گاہ پر ظہرانہ پیش کیا جس میں معززین شہر کو مدعو کیا گیا اور امیر صاحب محترم کے ساتھ جماعت ہائے احمدیہ کے پریذیڈنٹ پیرامونٹ چیف این کے گمانگا۔ جنرل سیکرٹری الحاج ایم۔ کے۔ بونگے اور مولوی نصیر احمد خانصاحب بھی گورنر جنرل کی دعوت پر اس ظہرانہ میں شریک ہوئے۔

روزِ اوّل۔ نشست دوم

نمازِ جمعہ و عصر:۔

نمازِ جمعہ و عصر کے لئے احباب جلسہ گاہ میں تشریف لائے امیر محترم نے خطبہ جمعہ میں پیشگوئیوں کی اہمیت اور افادیت واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ پیشگوئی کا ظہور ثباتِ قدم اور ازدیادِ ایمان کا باعث بنتا ہے۔ تاریخِ اسلام کے ابتدائی دَور سے آپ نے مدینہ منورہ پر مشرکوں کے حملہ اور ان کی شکست کے بارے میں فتح آنی پیشگوئی اور اس کے ایمان افروز ظہور کی مثال دی۔ آپ نے بتایا کہ نشانات کا یہ سلسلہ اب بھی جاری و ساری ہے۔ آپ نے اس ضمن میں سیرالیون میں احمدیہ مشن کے آغاز کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ ۴۸ سال قبل سیرالیون کا کوئی شخص یہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ غریب اور کمزور احمدی اتنی ترقی کر جائیں گے کہ سربراہِ مملکت بھی ان کی کانفرنس میں شمولیت اپنے لئے فخر کا باعث سمجھے گا۔ کیا یہ احمدیت کی صداقت کا نشان نہیں؟

آپ نے آخر میں تلقین کی کہ ہم پر اس نور کے علمبردار ہونے کی حیثیت سے جو عظیم الشان ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے پوری طرح جدوجہد کرنی چاہیئے۔

برکاتِ خلافت

نمازِ جمعہ و عصر کے بعد تقاریر سے

پروگرام کا آغاز ہوا۔ تلاوتِ قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب نے "برکاتِ خلافت" کے موضوع پر تقریر ارشاد فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ روئے زمین پر آج صرف جماعتِ احمدیہ ہی ایسی واحد روحانی جماعت ہے جس میں خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کی عظیم نعمت موجود ہے اور یہ امتیازی خصوصیت اپنی برکتیں ظاہر کر رہی ہے۔ آپ نے قرآنی آیات کی روشنی میں خلافت کی وہ اقسام بیان کیں۔ آپ نے یہ بھی بیان کیا کہ خلافت کا نظام کس طرح مطلق العنان بادشاہت، آمریت، جمہوریت وغیرہ وغیرہ نظاموں سے اعلیٰ و افضل ہے۔ آخر میں آپ نے اس نظریہ کی وضاحت کی کہ خلیفہ اللہ تعالےٰ ہی بناتا ہے اور خلافت کی ڈھال کے نیچے قوم کو لا کر ان کے خوف کو امن سے بدل کر دین کو شوکت عطا فرماتا ہے۔

گورنر جنرل کی واپسی

چونکہ ٹھیک چار بجے بعد دوپہر گورنر جنرل صاحب نے فری ٹاؤن واپس جانا تھا۔ لہٰذا محترم امیر صاحب جو اس وقت تک اس نشست کی صدارت فرما رہے تھے۔ اپنی جگہ مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب کو صدارت کے فرائض سپرد کر کے چند احبابِ جماعت کے ہمراہ ہوائی اڈے پر تشریف لے گئے۔ اور گورنر جنرل صاحب کو الوداع کہا۔ ہوائی اڈے پر گورنر موصوف نے بار بار اس بات کا اظہار کیا کہ وہ کانفرنس کی کارروائی سے بے حد متاثر ہوئے ہیں خصوصاً جس رنگ میں بچوں کی تعلیم و تربیت احمدیہ سکولوں میں ہو رہی ہے وہ ایک مثالی چیز ہے۔

تربیت اولاد

پروگرام کے مطابق اس نشست کی دوسری تقریر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے ایجوکیشن سیکرٹری جناب ایم۔ بی۔ ابراہیم نے "تربیت اولاد اور والدین کی ذمہ داریاں" کے عنوان سے کی جس میں آپ نے دینِ کامل اسلام کی تربیت اولاد کے سلسلے میں ہدایات و تعلیمات کا مؤثر رنگ میں خلاصہ پیش کیا۔ آپ نے ان تمام زرّیں اصولوں کی وضاحت کی جو حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تربیت اولاد کے ضمن میں ملحوظِ نظر رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ جناب ابراہیم نے تربیت اولاد کے سلسلہ میں والدین کے اپنے نمونے کی نفسیاتی اہمیت پر بھرپور روشنی ڈالی۔ آپ نے والدین اور اساتذہ سے اپیل کی کہ وہ نئی نسل کی بہترین رنگ میں تربیت کریں۔

اسلام میں شادی کا طریق

آپ کے بعد مکرم مولوی اقبال احمد صاحب نے "اسلام میں شادی کا طریق" کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم مولوی صاحب نے عالمانہ رنگ میں قرآن مجید کی آیات اور احادیث کی روشنی میں نکاح کا طریق اور مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی۔ اس ضمن میں آپ نے تعدد ازدواج کے مسئلہ کی بھی تشریح کی اور بیویوں کے درمیان عدل قائم رکھنے کے بارے میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پیش کیں۔ نیز حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنا اسوہ حسنہ بھی پیش کیا۔ آخر میں آپ نے طبقۂ نسواں کے حقوق کا خاص خیال رکھنے کی اپیل کی۔

بعد ازاں سیرالیون کی جماعتِ احمدیہ کے ایک بزرگ بہاعلی روجز صدر جماعتِ احمدیہ بو نے تربیتی امور کی طرف احباب کی توجہ مبذول کروائی۔

(باقی)

وعدہ جات تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

— برائے پانچ لاکھ روپے —

(حضرت سیدہ امۃ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

الفضل میں اس سے قبل بہنوں کی طرف سے تحریکِ خاص لجنہ اماء اللہ جس کا مقصد قرآن مجید کا کسی زبان میں ترجمہ کروانا۔ دفتر لجنہ اماء اللہ کی از سرِ نو تعمیر۔ فضلِ عمر جونیئر سکول اور نصرت انڈسٹریل سکول کے لئے عمارتوں کی تعمیر ہے کے وعدہ جات جو ایک سو سے زائد کے ہیں شائع کروائے جا چکے ہیں۔ ابھی تک لجنات کی طرف سے پوری طرح اس تحریک کا خیر مقدم نہیں کیا گیا۔ تحریک پر تین ماہ گزر چکے ہیں لیکن صرف ایک لاکھ اکتالیس ہزار روپے کے وعدہ جات اور نو ہزار سات سو روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ تجویز یہ تھی کہ پہلے سال کے اختتام پر ایک لاکھ روپے برائے ترجمہ قرآنِ مجید ادا کر دئے جائیں اس لئے تمام لجنات کو چاہیئے کہ بار بار اجلاسوں میں اور دورے کر کے بہنوں کے سامنے اس تحریک کو پیش کر کے وعدہ جات بھجوائیں۔ اور ساتھ ساتھ وصولی کی بھی کوشش کریں۔ وعدہ جات بھجوانے کے لئے دفتر نے فارم چھپوائے ہیں وہ لکھ کر منگوائے جا سکتے ہیں۔ چندہ وصول ہونے پر میری دستخطی چٹھی ہر چندہ دہندہ کو بھجوائی جا رہی ہے کسی کو نہ ملے تو اطلاع دے۔ اسی طرح ہر ماہ کی وصولی کی فہرست مصباح میں شائع کی جا رہی ہے۔ نئے وعدہ کنندگان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ یہ سب وعدہ جات لجنہ اماء اللہ چٹاگانگ کی طرف سے ہیں۔ یاد رہے نام کندہ کروانے کے لئے ۵۰۰ کی ادائیگی کی شرط ہے:۔

۱۔ مسز عبدالرحیم یونس صاحب چٹاگانگ ۲۰۰/-
۲۔ مسز انور سہگل صاحب " ۲۰۰۰/-
۳۔ مسز شفیق سہگل صاحب " ۳۰۰/-
۴۔ مسز صالح صاحب " ۴۰۰/-
۵۔ مسز غلام احمد صاحب " ۵۰۰/-
۶۔ مسز خواجہ احمد صاحب " ۱۰۰/-
۷۔ مسز یعقوب صاحب " ۲۰۰/-
۸۔ مسز ستار صاحب " ۶۰۰/-
۹۔ مسز یوسف صاحب " ۱۰۰/-
۱۰۔ مسز سلیمان صاحب " ۱۰۰/-
۱۱۔ مسز احمد رحمان صاحب " ۱۰۰/-
۱۲۔ مسز محمود الرحمٰن صاحب چٹاگانگ ۱۰۰/-
۱۳۔ مسز نورالدین صاحب " ۱۰۰/-
۱۴۔ مسز حبیب علی صاحب " ۱۰۰/-
۱۵۔ مسز امان اللہ صاحب " ۱۰۰/-
۱۶۔ امۃ القدیر صاحبہ " ۱۰۰/-
۱۷۔ مسز نظام الدین صاحب " ۳۰۰/-
۱۸۔ عشرت بنت یوسف صاحب " ۱۰۰/-
۱۹۔ عقیم النساء صاحبہ " ۲۰۰/-
۲۰۔ سعیدہ بانو صاحبہ " ۱۰۰/-
۲۱۔ والدہ غلام احمد صاحب " ۲۰۰/-

دعائے مغفرت

مشیتِ ایزدی سے میری بچی عزیزہ ساجدہ پروین جو آٹھویں کلاس میں فسٹ آئی تھی مورخہ ۸ ۴/۶۹ صبح میو ہسپتال میں صرف چند دن بیمار رہ کر ہمیشہ ہمیش کے لئے ہم کو جدائی کا صدمہ دے کر اپنے مولا کریم کے حضور حاضر ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بھائیوں اور بہنوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اسے جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم سب کو صدمہ کے برداشت کرنے کی ہمت اور توفیق دے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار منظور احمد انور شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ۔ لاہور)

(۲) خاکسار کا بیٹا نسیم احمد بعارضہ ٹائیفائڈ بخار ۹ ۴/۶۹ کو فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اس صدمہ کو برداشت کرنے اور صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(سلیم احمد۔ ایگریکلچرل ریسرچ سٹیشن۔ خان پور)

اعلان برائے لجنات ضلع لائلپور

لجنہ اماء اللہ کے انسپکٹر سید نذیر احمد شاہ صاحب ۱۶۔ اپریل سے ۳۰۔ اپریل تک تحصیل سمندری۔ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور کی لجنات کا دورہ کریں گے۔ تمام لجنات ان کے ساتھ تعاون کریں۔ اپنی رسید بکیں، رجسٹر ان سے چیک کروائیں اور ہدایات لیں۔ جہاں لجنات قائم نہیں وہاں ان سے تعاون کر کے لجنہ کا قیام کیا جائے۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

حضرت چوہدری محمد حسین صاحب رضی اللہ عنہ

محترم جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی

یہ خبر پڑھ کر کہ حضرت چوہدری محمد حسین صاحب (ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے والد ماجد) نے کراچی میں وفات پائی دل کو سخت دھکا لگا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون میں اس سے پہلے اپنے نہایت ہی محترم دوستوں اور بزرگوں حضرت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب، حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب اور حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہم اجمعین کی وفات کے المناک صدمے اٹھا چکا ہوں۔ کیا خبر تھی کہ مجھے حضرت چوہدری محمد حسین صاحب کے انتقال کا صدمہ بھی برداشت کرنا پڑے گا۔

حضرت چوہدری صاحب۔ رضی اللہ عنہ میرے نہایت قدیم دوست۔ اور میرے بہت ہی ہمدرد بزرگ تھے۔ میرے ان کے تعلقات اس وقت سے تھے۔ جب میں ۱۹۳۲ء میں ایک نیم سرکاری اخبار "عروج" کا ایڈیٹر ہو کر جھنگ گھسیٹا گیا حضرت چوہدری صاحب اس وقت ڈسٹرکٹ بورڈ جھنگ کے ہیڈ کلرک تھے میرا دفتر بھی ڈسٹرکٹ بورڈ کی عمارت میں تھا۔ وہیں حضرت چوہدری صاحب سے میری پہلی ملاقات ہوئی۔ حضرت چوہدری صاحب مجھ غریب الوطن سے نہایت ہی محبت اور بڑی شفقت سے پیش آئے اور یہ محبت و شفقت برابر بڑھتی رہی یہاں تک موت نے اس بدنصیب کو اپنے نہایت ہی عزیز دوست سے ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں ان کو اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب اور بلند سے بلند درجات عطا فرماوے۔ اور قیامت کے دن ان کو اور مجھے آقائے دو جہان ختم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جوتیوں میں بیٹھنے کا شرف عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت چوہدری صاحب جھنگ شہر میں اپنے آبائی مکانات میں رہتے تھے اور ان کا دفتر جھنگ گھسیٹا میں تھا درمیانی فاصلہ ڈھائی تین میل کا ہے۔ مگر حضرت چوہدری صاحب نہایت باقاعدگی کے ساتھ وقت پر دفتر میں تشریف لے آیا کرتے تھے اور سو سے اتوار کے کوئی دن ایسا نہ ہوتا تھا کہ مجھ سے نہ ملتے ہوں۔ کیونکہ تمام دفاتر کے احمدی احباب میرے ہی کمرے میں جمع ہو کر ظہر کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

اخبار کی ادارت کے سلسلہ میں حضرت چوہدری صاحب مجھے نہایت ہی پرخلوص اور قابل قدر مشورے دیتے رہتے تھے اور جھنگ کے ماحول میں مجھے ان کے مفید مشوروں سے بڑا فائدہ پہنچتا تھا۔ ان کے فرزند عزیز عبدالسلام جنہوں نے بڑے ہو کر سائنسی دنیا میں بین الاقوامی شہرت حاصل کی۔ اس وقت چھوٹے بچے تھے۔ مگر شروع ہی سے بیحد ذہین اور ذکی واقع ہوئے تھے۔ ان کی ذہانت کے واقعے حضرت چوہدری صاحب اکثر مجھے آ کر سنایا کرتے تھے۔ اخبار عروج میں ان بچوں کا صفحہ" بھی رکھا ہوا تھا۔ حضرت چوہدری صاحب عبدالسلام سے چھوٹی چھوٹی آسان کہانیاں لکھوا کر مجھے لا دیا کرتے تھے اور میں مناسب ترمیم کے بعد انہیں اخبار میں شائع کر دیا کرتا تھا یہ غالباً ۱۹۳۵ء کی بات ہے

حضرت چوہدری صاحب اپنے مفوضہ فرائض نہایت دیانتداری۔ خوش اسلوبی اور محنت کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے چونکہ خود نہایت باقاعدہ اور بااصول انسان تھے۔ لہٰذا اپنے ماتحتوں سے بھی اس بات کی توقع رکھتے تھے کہ وہ مستعد اور دیانتدار ہیں۔ مگر میں نے اپنے ماتحتوں سے کام لیتے ہوئے کبھی انہیں سختی اور خشونت کرتے نہیں دیکھا۔ نہایت نرمی اور محبت کے ساتھ ان سے کام لیتے اور ہمیشہ ان کی بھلائی اور بہتری چاہتے تھے۔ کم ہی کسی ماتحت کو ان سے شکایت کا موقع نہیں ملا۔ اور سب ان کے سلوک سے خوش اور مطمئن رہتے تھے۔

حضرت چوہدری صاحب اپنے رجسٹروں اور اپنے دفتر کو نہایت صاف و ستھرا رکھتے تھے۔ دفتر اور اس کے فائلوں کو روزانہ جھاڑ دیتے۔ اور ان کو نہایت باقاعدہ اور باترتیب رکھا کرتے تھے تاکہ مطلوبہ فائل تلاش کرنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ اور ہر چیز وقت پر آسانی سے مل سکے۔ ایک مرتبہ میرے سامنے خان بہادر خورشید محمد ڈپٹی کمشنر کہیں سے بدل کر جھنگ میں آئے۔ آدمی نہایت سختی کے ساتھ کام لینے والے تھے اور کسی بھی بے قاعدگی کو برداشت نہیں کر سکتے تھے اور چاہتے تھے کہ تمام دفاتر نہایت صاف ستھرے اور تمام کارکن باقاعدہ رہیں۔ اور اس ستھرائی اور باقاعدگی کو جاری رہنے کے لئے وہ مسلسل دفتروں کا گشت لگاتے رہتے تھے۔ ایک دن ڈسٹرکٹ انجینئر کے دفتر کی بھی باری آ گئی۔ اور صاحب نے اچانک اس کا معائنہ کیا۔ الماری پر ایک نقشہ خبر نہیں کب کا پھٹا ہوا رکھا تھا اسے صاحب نے ایک سٹول پر چڑھ کر زناٹا دار زمین پر دے مارا۔ معاً سارا کمرہ گرد سے بھر گیا۔ اتنی خاک اس پر پڑی ہوئی تھی۔ صاحب نہایت ناراض ہوئے اور ڈسٹرکٹ انجینئر سے باقاعدہ جواب طلب کیا۔ اس کے بالمقابل ایک دن صاحب نے حضرت چوہدری صاحب کے بھی دفتر کا بغیر اطلاع معائنہ فرمایا۔ دفتر کھلا ہی تھا کہ یکدم ڈپٹی کمشنر بہادر بلائے ناگہانی کی طرح آ دھمکے۔ دفتر میں لکڑی کے چھتوں پر دفتر کے سینکڑوں فائل بستوں میں بندھے ہوئے رکھے تھے اور اتنے زیادہ تھے کہ کمرہ کی چھت تک پہنچ گئے تھے۔ خان بہادر دفتر کے دروازے میں داخل ہوتے ہی کسی سے کچھ کہے سنے یا پوچھے بغیر بڑی پھرتی کے ساتھ سیڑھی لگا کر اس پر چڑھ گئے اور سب سے اوپر چھت کے قریب جو بستہ کپڑے میں بندھا ہوا رکھا تھا۔ اسے اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا۔ بستہ پختہ فرش پر آ پڑا اگرچہ اس میں سے ذرا سا بھی نہ گرد اٹھا۔ نہ خاک اڑی۔ ڈپٹی کمشنر یہ دیکھ کر سیڑھی سے نیچے اترا اور بڑی گرمجوشی کے ساتھ حضرت چوہدری صاحب سے مصافحہ کیا اور کہنے لگا۔ چوہدری صاحب! میں نے پنجاب کے کسی ضلع میں آپ جیسا باقاعدہ اور مستعد آدمی نہیں دیکھا۔ میں اس ذہن شناسی پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔"

میں جب تک جھنگ میں رہا۔ حضرت چودھری محمد حسین صاحب مرحوم اور محترمی میاں ناصر علی صاحب تحصیلدار بی۔ اے انچارج دفتر ڈپٹی کمشنر جھنگ کی پر لطف صحبتوں سے مستفید ہوتا رہا۔ اور یہ دونوں حضرات مجھ غریب سے بلا مبالغہ بھائیوں سے بھی زیادہ محبت کے ساتھ ملتے رہے ان کے اس وقت کے اخلاص اور بے ریا محبت و الفت کی یاد مرتے دم تک میرے دل سے محو نہیں ہو گی۔ آہ کیسا پرسکون وہ وقت تھا جو میں نے ان دونوں حضرات کے ساتھ گذارا۔ اعزیم میاں ناصر علی صاحب کو بھی اپنے قدیم مخلص دوست کے انتقال کا بڑا بھاری صدمہ ہوا ہو گا۔ ہم دونوں جب تک زندہ رہیں گے بہت ہی درد اور کرب کے ساتھ اپنے نہایت ہی مخلص رفیق حضرت چوہدری صاحب کو یاد کرتے رہیں گے۔ افسوس ؎

اب دکھلائے گا یہ شکلیں زمانہ ہرگز
ایسے بے ریا۔ ایسے مخلص۔ ایسے ہمدرد اور ایسے ظاہر و باطن یکساں بزرگ اب کہاں ملتے ہیں۔ ؎

جو گیا اس کا قائم مقام کیا نہ پھر

حضرت چوہدری صاحب کے بڑے بھائی حضرت چوہدری غلام حسین صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز سے بھی میرے نہایت گہرے تعلقات تھے۔ وہ اس زمانہ میں جھنگ شہر میں رہتے تھے اور بعد میں مستقل طور پر قادیان چلے گئے تھے۔ بڑے ہی زندہ دل خوش طبع ملنسار۔ نیکدل۔ نیک شعار اور بیحد مخلص انسان تھے میری ان کی واقفیت چوہدری محمد حسین صاحب سے بھی بہت پہلے کی تھی۔ جب وہ کرنال میں ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز تھے۔ اور اکثر پانی پت آیا کرتے تھے اور مجھ سے بڑی محبت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ اس زمانہ کا ان کا ایک دلچسپ لطیفہ مجھ کو اب تک یاد ہے۔ فرمانے لگے "ایک مرتبہ جو میں دہلی گیا تو وہاں ایک مجلس میں دہلی کے چند شرفا بیٹھے ہوئے پنجابیوں کو برا بھلا کہہ رہے تھے اور ان کی زبان پنجابی کی بے ادبیاں کر رہے تھے کہ بڑی سخت اور نہایت اکھڑ بولی ہے کچھ دیر تو میں بیٹھا سنتا رہا اور جب مجھ سے ضبط نہ ہو سکا تو میں نے کہا" جی ہاں حضرات! جیسے ہم پنجابی آپ لوگوں کی نظر میں اکھڑ ہیں ویسی ہی ہماری زبان بھی ہے ہماری زبان کیا؟ زبان تو ماشاء اللہ آپ کی نہایت فصیح و بلیغ ہے جس میں "حضرت" کے معنی بدمعاش کے "خلیفہ" کے معنی نائی کے۔ "صلوات" کے معنی گالی کے اور "وستاد" کے معنی دغاباز کے ہیں۔ بھلا ہماری زبان آپ کی زبان کی فصاحت و بلاغت کا مقابلہ کہاں کر سکتی ہے؟" اس پر ساری مجلس میں سناٹا چھا گیا اور کسی شخص سے بھی کوئی جواب بن نہ آیا۔"

جب حضرت چوہدری غلام حسین صاحب حج بیت اللہ کے لئے گئے تو ہم لوگ بہت منتظر رہے کہ ہمیں چوہدری صاحب محترم کراچی پہنچ کر اپنی آمد کے وقت سے مطلع فرمائیں گے تو ہم بھی انہیں لینے کے لئے سٹیشن پر جائیں گے مگر ان کا کوئی اطلاعی خط نہ آیا۔ ایک روز میں دفتر میں بیٹھا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ چوہدری غلام حسین صاحب چلے آ رہے ہیں۔ میں جھٹ کھڑا ہو گیا اور معانقہ اور مصافحہ کے بعد میں نے حیرت سے پوچھا آپ کب آئے۔ فرمانے لگے آج رات ہی تو پہنچا ہوں اور اب تم سے ملنے کے لئے شہر سے آ رہا ہوں" میں نے کہا" آپ نے اپنے آنے کی اطلاع نہیں دی" اور رات کے اندھیرے میں چپ چپاتے سٹیشن سے اترا اور گھر پہنچ گیا۔ میں نے حج خدا کے لئے کیا ہے استقبال، شہرت اور جلوس کے لئے نہیں کیا" انہوں نے کبھی کسی شخص کے سامنے بیان نہیں کیا کہ "میں حج کو گیا تھا"!

میں بعد میں استعفا دے کر پانی پت آگیا اور حضرت چوہدری محمد حسین صاحب بھی تبدیل ہو کر ملتان تشریف لے گئے اور وہیں سے ریٹائر ہوئے اور پھر وہیں سکونت اختیار کر لی۔ وہاں کی جماعت نے ان کو اپنا امیر منتخب کیا۔ اپنی امارت کے تمام زمانے میں وہ نہایت بڑھ چڑھ کر جماعت کے کاموں میں حصہ لیتے رہے اور جماعت ملتان کی علمی۔ عملی۔ دینی اور اخلاقی برتری اور پیشوائی میں مصروف رہے۔ ہر شخص سے نہایت اخلاق و مروت کے ساتھ ملے اور ہر بھائی کی مشکل اور تکلیف میں اس کی ہمدردی اور اعانت فرماتے خود لوگوں کے لئے بکثرت دعائیں کرتے اور دوسروں سے اس بات کی درخواستیں کرتے رہتے کہ ان کی اور ان کے اہل و عیال کی دینی اور دنیوی بہبودی اور فلاح کے لئے دعائیں کریں۔ ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد انہوں نے اپنی ساری زندگی دین کی خدمت۔ احمدیت کی اشاعت اور احباب کی دینی تربیت کے لئے وقف کر دی تھی۔ وہ جب تک زندہ رہے اپنے اس ضروری فرض کو کبھی اور کہیں بھی نہیں بھولے۔ نہ اس سے غافل ہوئے۔ خواہ وہ اپنے بیٹوں کے پاس کراچی جاتے۔ خواہ ملتان اور خواہ شیخوپورہ۔ سب جگہ دینی ولولہ اور مذہبی شوق ان کے ساتھ ساتھ جاتا تھا۔ جب وہ لندن اپنے نامور فرزند ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے پاس گئے تو وہاں بھی تبلیغی اور اصلاحی جوش ان کے ہمرکاب رہا۔ اپنے نیازمندوں اور دوستوں کے ساتھ اس محبت و الفت اور ایسے خلوص و مودت سے پیش آتے تھے کہ جس کی انتہا نہیں۔ کبھی ذرا بھی مجھے خط لکھنے میں دیر ہو جاتی تھی تو فوراً خط لکھتے تھے کہ تمہاری خیریت معلوم ہوئے بہت دیر ہو گئی طبیعت کیسی ہے؟ کیوں خط نہیں لکھا؟ اور لازماً ہر خط میں یہ لکھا ہوتا تھا کہ میں تمہارے لئے برابر دعا کر رہا ہوں تم بھی میرے اور میرے اہل و عیال کے لئے دعا کرتے رہو۔ نام بنام اپنی ساری اولاد کے لئے دعا کے واسطے لکھا کرتے تھے اور سب سے زیادہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور ان کے اہل و عیال کے لئے اور ان کا کوئی بھی خط ان باتوں سے خالی نہ ہوتا تھا۔ پھر اپنے خطوں میں ایسی دلسوزی اور ایسی محبت کے ساتھ مجھے ایسی قابل قدر نصیحتیں لکھ کر بھیجا کرتے تھے کہ ان کو پڑھ کر میں سوچا کرتا تھا کہ یہ شخص اتقاء پرہیزگاری میں کتنا بڑھا ہوا ہے۔ اور خدا اور رسول کا عشق کس طرح اس کی رگ رگ میں سمایا ہوا ہے۔ ان کی نیکی اور پاکبازی کا اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ نتیجہ دیا کہ آج ان کے لائق اور نامور فرزند ڈاکٹر عبدالسلام بین الاقوامی عزت و شہرت کے مالک ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم کے ماتحت ان کے تمام فرزندوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بہت ہی بہتر ہو اگر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اپنے محترم والد مرحوم کی ایک مفصل سوانح حیات قلمبند فرمائیں تاکہ ان کے نیک نمونے سے لوگ اخلاق۔ ہمدردی اور خدمت دین کا سبق سیکھیں۔

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا سالانہ امتحان

۱۷ مئی بروز ہفتہ مسجد مبارک میں ہوگا

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کے دینی نصاب کا سالانہ امتحان ۱۷ مئی بروز ہفتہ مسجد مبارک میں ہوگا۔ کارکنان کو چاہیئے کہ مقررہ نصاب پوری توجہ سے مطالعہ فرماویں پاس ہونے کے لئے ۵۰ فی صدی نمبر لینے ضروری ہوں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

جذبہ اور جوش کے ساتھ خدمت بجالانے کے ایام

خدمت دین کے ایام صدیوں بعد ہی خوش بخت انسانوں کو نصیب ہوا کرتے ہیں لہٰذا شکر گزاری کا تقاضا ہے کہ ہم پورے جوش اور جذبہ کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے کی کوشش کریں۔ اگر زعماء کرام اور اراکین انصار اللہ اسی جذبہ کے ساتھ [illegible] اور کی خریداری بڑھانے کی طرف توجہ فرمائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ [illegible] بلند پایہ رسالہ اپنے پاؤں پر کھڑا نہ ہو جائے وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

(اسسٹنٹ مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

قرارداد تعزیت

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ حضرت چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان والد محترم چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب انجینئر شیخوپورہ کی وفات پر نہایت غم و اندوہ کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحوم احمدیت کے شیدائی۔ فدائی قرآن اور عاشق رسول تھے۔ بڑھاپے اور بیماری کے باوجود احمدیت کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ خدام الاحمدیہ شیخوپورہ کو وقتاً فوقتاً اپنی زریں نصائح سے نوازتے رہے۔ آخری دفعہ جب یہاں سے تشریف لے گئے تو خدام الاحمدیہ کو اپنی قیمتی نصائح میں۔ خدا تعالیٰ سے عشق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت۔ قرآن کریم سے دلی لگاؤ۔ حضرت مسیح موعود کے تمام دعاوی پر ایمان۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت پر بڑا زور دیا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین کا مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمادے۔ ہم حضرت چوہدری صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ اور آپ کے فرزند ان ہمشیرگان اور دیگر اعزہ سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں

ممبران مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ

انعامی نمبر اندر ملاحظہ فرمائیے

۱۵ اپریل ۱۹۶۹ء کو ہونے والی قرعہ اندازی میں دس روپے والے انعامی بانڈ کے "اے" سے "اے۔ ڈی" تک کے ہر سلسلہ پر پچیس ہزار روپے سے سو روپے تک ۱۲۰ انعامات نکلے ہیں۔
قرعہ اندازی کے نتائج، ڈاک خانوں، بینکوں، ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ سیونگ دفاتر سے بھی دستیاب ہیں۔

دس روپے اور پانچ روپے والے انعامی بانڈ خرید کر ہر مہینہ خوشی کا پیغام لیجئے۔ انعامی بانڈ آپ کیلئے دوہری مسرت فراہم کرتا ہے۔
بچت کی بچت — انعام کا انعام

انعامی بانڈ
وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے
بچت کیجئے وطن کی خدمت کیجئے
منظور شدہ بینکوں اور ڈاکخانوں سے دستیاب ہیں

جاری کردہ: سنٹرل ڈائریکٹریٹ نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

ORIENT

ہمارا زمانہ آخری زمانہ ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے زمانہ کو خدا اور اس کے رسولوں نے آخری زمانہ قرار دیا ہے اس لئے ہماری قربانیاں بھی آخری ہونی چاہئیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ نے دُنیا کی اصلاح کے لئے چنا ہے اور ہم خدا تعالیٰ کی چنیدہ جماعت ہیں ہمیں دُنیا سے ممتاز اور علیحدہ رنگ میں رنگین ہونا چاہیئے۔"

ہمارے انصار بھائیوں کو چاہیئے کہ اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعود کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں خود کو اور دوسرے احباب کو بھی اسلام کی ترقی کے لئے بے مثال قربانیوں کا نمونہ پیش کرنے کی تلقین اور کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں زیادہ سے زیادہ برکت اور اپنا فضل نازل فرمائے۔ آمین۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت

پرد موٹرز کارپوریشن لمیٹڈ کو مندرجہ ذیل کارکنان کی ضرورت ہے۔ خواہش مند احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد بنام چیئرمین پرد موٹرز کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ کے نام ارسال کریں۔

۱۔ ایک تجربہ کار اکاؤنٹنٹ کی جو کمرشل اکاؤنٹس سے اچھی طرح واقف ہو قیام کراچی میں ہوگا۔ لیکن تبدیلی کنری میں ہو سکے گی۔

۲۔ دو اسامیاں کنری فیکٹری میں بطور محافظ کام کرنے کے لئے خالی ہیں۔

۳۔ ہیڈ آفس کے لئے ایک اکاؤنٹنٹ جو کمرشل اکاؤنٹس پر عبور رکھتا ہو، تجارتی خط و کتابت کر سکتا ہو اور ٹائپ جانتا ہو بوقت ضرورت کنری اور کراچی بھجوایا جا سکتا ہے۔

ان اسامیوں کی تنخواہیں حسب قابلیت و تجربہ دی جائے گی جس کا فیصلہ بوقت تقرری کیا جا سکتا ہے

(چیئرمین پرد موٹرز کارپوریشن لمیٹڈ۔ ربوہ)

ضروری اعلان

انگریزی میں ایک کتاب نما رسالہ جس کا نام NATIONAL GEOGRAPHY ہے دفتر سے گھر آتے وقت راستہ میں گر گیا ہے جس دوست کو ملا ہو وہ از راہ مہربانی دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

(سعید احمد عالمگیر ربوہ)

۲۔ مورخہ ۴/۶۹ ۴ بعد جمعۃ المبارک خاکسار نماز جمعہ کے لئے مسجد مبارک میں جا رہا تھا کہ مصنوعی دانت کہیں جیب سے گر گئے ہیں جس صاحب کو ملے ہوں مہربانی فرما کر دلنواز ہوٹل رحمت بازار ربوہ میں پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(خالد بشیر احمد)

اہلِ ربوہ کیلئے

احباب کی سہولت کے لئے خاکسار نے ٹائیفائڈ اور کالرا کے ٹیکے لگانے کا بندوبست کیا ہے۔ احباب اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

ظریف احمد خان پروپرائٹر ناصر میڈیکل سٹور گول بازار ربوہ

تاج الصحت

یہ ۱۳۰ صفحہ کی بے مثل اور بے نظیر کتاب دواخانہ تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی سے منگوا کر تنہائی میں آرام سے بیٹھ کر پڑھئے انشاء اللہ سب روگ دور ہو جائیں گے

چوکیدار کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول کے لئے ایک چوکیدار کی فوری ضرورت ہے۔ ابتدائی تنخواہ /۶۵ ہوگی (۸۵-۱۰/۷۵-۱/۶۵) خواہش مند احباب ۲۲ اپریل کو اپنی درخواست معہ تصدیق امیر یا صدر متعلقہ لے کر ۹ بجے نصرت گرلز سکول میں حاضر ہوں۔ تعلیم یافتہ کو ترجیح دی جائے گی عمر ۴۰ اور ۴۵ سال کے درمیان ہو۔

(مینیجر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسرائیل کی وزارتِ داخلہ کا دفتر تباہ کر دیا گیا

بیت المقدس ۱۴۔ اپریل۔ فلسطین کی چھاپہ مار تنظیم الفتح کے مجاہدوں نے بیت المقدس میں اسرائیلی کی وزارت داخلہ کی عمارت پر بم مار کر اسے تباہ کر دیا۔ اس حادثہ میں متعدد اسرائیلی حکام اور وزارت داخلہ کے ملازم زخمی ہو گئے۔ اسرائیل کے ایک فوجی ترجمان نے بتایا ہے کہ اس حادثہ میں کوئی شخص ہلاک نہیں ہوا۔ تاہم کچھ لوگ زخمی ہو گئے۔ جنہیں ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے عمارت بری طرح تباہ ہو گئی۔

اس حادثہ سے بیت المقدس میں آباد اسرائیلی باشندے سخت خوفزدہ ہو گئے ہیں آج صبح سے شام تک متعدد اسرائیلی باشندے تل ابیب اور دوسرے اسرائیلی شہروں کی طرف چلے گئے اس صورت حال نے اسرائیلی حکام کو اور زیادہ پریشان کر دیا ہے۔

ایک لاکھ روپے کی بھارتی کرنسی پکڑی گئی

لاہور ۱۴۔ اپریل۔ لاہور ریلوے اسٹیشن پر متعین محکمہ لینڈ کسٹمز اینڈ ایکسائز کے عملہ نے ریلوے پولیس کے تعاون سے پشاور سے آنے والی خیبر میل پر چھاپہ مار کر ایک لاکھ روپے کی بھارتی کرنسی پکڑ لی۔ کسٹمز کے عملہ نے تین افراد حبیب اللہ، بشیر احمد اور محمد رمضان کو گرفتار کر لیا ہے۔ جو پشاور سے یہ کرنسی لے کر ملتان جا رہے تھے۔

ناجائز اسلحہ جمع کرانے کی مہلت

لاہور ۱۴۔ اپریل۔ مغربی پاکستان بھر میں ناجائز اسلحہ تھانوں میں جمع کرانے کی میعاد ۳۰ اپریل کی شام تک بڑھا دی گئی ہے اس امر کا اعلان کل زون ۱ کے مارشل لاء حکام کی طرف سے کیا گیا ہے

حکام کے اس اقدام کا مقصد ناجائز اسلحہ رکھنے والوں کو یہ موقع فراہم کرنا ہے کہ وہ یہ اسلحہ متعلقہ تھانوں میں رضا کارانہ طور پر جمع کرا دیں۔ جو لوگ اس مہلت سے بھی فائدہ نہیں اٹھائیں گے اور ناجائز اسلحہ اپنے قبضہ میں رکھیں گے ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

کھول کے دیکھو دوستو اک مرغی خانہ

خلیل پولٹری فارم ربوہ سے سال میں ۲۵۰ سے بھی زائد انڈے دینے والی نسلی کے ایک روزہ چوزے تین ہفتہ کی پٹھیاں (۹۰ فی صد) حاصل کرنے کے لئے آرڈر بک کریں۔ ڈیڑھ سالہ مرغیاں اور بٹھانے والے انڈے ہر وقت مل سکتے ہیں:۔

۱۔ ایک روزہ چوزے	۱۵۰ روپے	سینکڑہ
۲۔ ایک ہزار سے زائد آرڈر پر	۱۲۵ روپے	سینکڑہ
۳۔ تین ہفتہ کی پٹھیاں (۹۰٪)	۴۵۰ روپے	سینکڑہ
۴۔ ڈیڑھ سالہ مرغی	۱۲ روپے	فی مرغی
۵۔ بٹھانے والے انڈے	۶ روپے	درجن۔

مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

شفتل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا مُہلک

اپھارہ

اکسیر اپھارہ کے صرف ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب

تفصیلی لٹریچر مفت غیر مفید ثابت ہونے پر پوری قیمت واپس

فی پیکٹ ایک روپیہ درجن پر ۳۳ فی صد کمیشن دو درجن پر ڈاک خرچ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

شریعتِ اسلامیہ کی رُو سے کوئی ایسی تجارت اور صنعت جائز نہیں جس میں احتکار سے کام لیا گیا ہو

ہر شخص جو احتکار کے نتیجہ میں روپیہ کماتا ہے اسے اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ حرام خوری کا ارتکاب کر رہا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صنعت و تجارت کے قرآنی احکام واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ایک حکم اسلام نے یہ دیا ہے کہ دھوکہ اور فریب اور ملاوٹ جائز نہیں۔ بے شک تم تجارت کرو۔ مگر تجارت میں یہ دھوکہ نہیں ہونا چاہیئے یہ نقص بھی ایسا ہے جس کا ازالہ نہایت ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں تو یہ مرض اس قدر پھیلا ہوا ہے کہ کوئی چیز دھوکہ اور ملاوٹ سے نہیں بچی۔ گھی فروخت کریں گے تو اس میں چربی یا تیل وغیرہ ملا کر، تیل بیچیں گے تو وہ خالص نہیں ہوگا بلکہ اس میں بعض اور تیلوں کی ملاوٹ ہوگی۔ یہی باقی چیزوں کا حال ہے۔ سب میں دھوکہ اور فریب سے کام لیا جاتا ہے اور خالص چیز خریداروں کو مہیا نہیں کی جاتی یہ نقائص بھی صرف اسی زمانہ میں نہیں بلکہ گذشتہ زمانہ میں بھی یہ نقص پائے جاتے تھے اور انہی کو دور کرنے کے لئے اسلامی حکومت کی طرف سے محتسب مقرر ہوتے تھے۔ پس یہ بھی ایک بڑا نقص ہے جس کو دور کرنا چاہیئے۔

ایک اور حکم اسلام نے یہ دیا ہے کہ تم جو مال بناؤ یا دوسروں سے خرید اُسے روک کر نہ رکھ لیا کرو کہ جب مال مہنگا ہو اس وقت ہم فروخت کریں گے اگر کوئی تاجر مال کو اس لئے روک کر رکھ لیتا ہے کہ جب مال مہنگا ہوگا اس وقت وہ اسے فروخت کرکے زیادہ نفع کمائے گا تو اسلام کی رُو سے وہ ایک ناجائز فعل کا ارتکاب کرتا ہے حدیثوں میں صاف طور پر ذکر آتا ہے کہ اگر کوئی شخص غلہ خرید کر اس لئے روک لیتا ہے کہ جب غلہ مہنگا ہوگا تو اس وقت میں اُسے فروخت کروں گا تو وہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے مگر بعض لوگوں نے غلطی سے اس حدیث سے یہ سمجھا ہے کہ یہ حکم صرف غلہ کے متعلق ہے اور چیزوں کے متعلق نہیں، حالانکہ لفظ کے معنے ہی یہی ہوتے ہیں کہ جو حکم کسی خاص موقع پر دیا جائے اس کے متعلق دیکھا جائے کہ اس حکم کی غرض کیا تھی، اور پھر جہاں جہاں وہ غرض پائی جائے اس حکم کو چسپاں کر دیا جائے پس گو احتکار کا حکم غلہ کے متعلق ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف غلہ کے تاجروں کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ اگر وہ غلہ کو اس ارادہ اور نیت سے روک لیتے ہیں کہ جب غلہ مہنگا ہوگا۔ تب فروخت کریں گے تو وہ ناجائز فعل کا ارتکاب کرتے ہیں لیکن اس سے عام استدلال بھی کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس حکم کی اصل غرض یہ ہے کہ لوگ کسی چیز کو روک کر نہ رکھیں تاکہ لوگوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ پس جس طرح غلہ روک کر ایک شخص احتکار کرتا اور شریعت کے نزدیک مجرم قرار پاتا ہے اسی طرح اگر کوئی کپڑے کا تاجر کپڑے کو روک لے اور لوگوں میں فروخت نہ کرے تو وہ بھی ایسا ہی سمجھا جائے گا یا اگر کوئی لکڑی کو روک لیتا ہے یا لوہے کو روک لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ جب یہ چیزیں مہنگی ہوں گی تب میں ان کو فروخت کرونگا تو وہ یقیناً اسلام کے خلاف چلتا ہے۔ پس شریعت اسلامی کی رُو سے کوئی ایسی تجارت اور صنعت جائز نہیں جس میں احتکار سے کام لیا گیا ہو یعنی یہ مدّ نظر رکھا گیا ہو کہ جب چیزیں مہنگی ہوں گی تب ان چیزوں کو ہم فروخت کریں گے۔ اس سے پہلے ہم فروخت نہیں کریں گے۔ آج کل تاجروں میں خصوصیت سے احتکار پایا جاتا ہے ان کے پاس کپڑا موجود ہوتا ہے مگر وہ انکار کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کپڑا نہیں جس سے ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ جب کپڑا اور زیادہ مہنگا ہوگا تب ہم فروخت کریں گے اسی طرح لکڑی موجود ہوتی ہے۔ مگر جب کوئی لکڑی کا خریدار آتا ہے تو اس کے سامنے انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی لکڑی نہیں۔ کوئلہ موجود ہوتا ہے مگر جب کوئی کوئلہ مانگنے کے لئے آتا ہے تو انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی کوئلہ نہیں۔ شریعت کی رو سے یہ بالکل ناجائز ہے اور ہر شخص جو احتکار کے نتیجہ میں روپیہ کماتا ہے اسے اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ حرام خوری کا ارتکاب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر بھڑکاتا ہے اللہ تعالیٰ نے دنیا کمانے کے جو جائز ذرائع رکھے ہوئے ہیں صرف ان ذرائع سے کام لینا چاہیئے ناجائز اور گندے اور ناپاک ذرائع جن کا اسلام دشمن ہے جن سے اس نے بڑی شدت کے ساتھ منع کیا ہے ان کو اختیار کرنا دین کی ہتک کرنا اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مورد غضب بننا ہے۔" (تفسیر کبیر سورۃ النور صفحہ ۳۴۵، ۳۴۶)

ڈاکٹر عبدالمنان صاحب کی نمایاں کامیابی اور اعزاز

انجینئرنگ کے علوم جدید اور نیوکلیئر انجینئرنگ میں اعلیٰ ڈگریوں کا حصول

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب نے امریکہ میں سائنس اور ٹکنالوجی کی مشہور یونیورسٹیوں M.I.T. ہارورڈ بوسٹن اور پرڈیو سٹیٹ یونیورسٹی انڈیانا سے انجینئرنگ کے علوم جدید اور نیوکلیئر انجینئرنگ میں ایم ایس سی اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں نمایاں اعزاز سے حاصل کی ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمنان صاحب محترم ملک عبدالمالک صاحب آف لاہور کے صاحبزادے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی حضرت شیخ محمد عبدالرشید صاحب تبالوی کے نواسے ہیں انہوں نے کیڈٹ کالج حسن ابدال میں ابتدائی تعلیم حاصل کی اور ایف ایس سی پری انجینئرنگ میں کالج بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ان کا شمار کالج کے ذہین ہونہار اور قابل ترین طلباء میں ہوتا تھا۔ ۱۹۵۹ء میں انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے بی ایس سی مکینیکل کی ڈگری حاصل کی۔ بعد ازاں ۱۹۶۰ء میں حکومت جاپان کے سکالر شپ پر جاپان گئے اور ۱۹۶۳ء میں ٹوکیو یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی سے ایم ایس سی مکینیکل انجینئرنگ کی ڈگری حاصل کی۔ اور پریذیڈنٹ آنرز حاصل کیا۔ ۱۹۶۴ء میں انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی (I.A.E.A) یو این او کی فیلو شپ پر امریکہ گئے اور وہاں کی مشہور یونیورسٹیوں کے نیوکلیئر انجینئرنگ کے ایٹمی ری ایکٹرز پر اعلیٰ ریسرچ کی وہاں کے مشہور اور قابل پروفیسروں نے ان کی اعلیٰ ریسرچ کو بہت سراہا۔ وہاں کامیابی سے تعلیم کو مکمل کیا۔ ان کامیابیوں پر امریکہ اور جاپان کی مکینیکل اور نیوکلیئر انجینئرنگ کی متحدہ سوسائٹیوں کے ممبر چنے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو ملک و ملت کی بہترین خدمت کے مواقع عطا فرمادے اور حافظ و ناصر ہو۔ محترم ملک عبدالمالک صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ حج بیت اللہ کے لئے مکہ معظمہ گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے حج کو قبول فرمائے اور بیش بہا برکات سے نوازے۔ آمین۔

۲ دو معلموں کی ضرورت

کراچی اور کنری کے لئے ہمیں دو ایسے معلموں کی ضرورت ہے جو قرآن کریم ناظرہ صحیح تلفظ کے ساتھ اور قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا سکیں۔ اور جماعت کے بچوں کی نگران کر سکیں۔ اگر ان معلموں میں سے کسی کی بیوی مڈل پاس یا اس سے اوپر کے درجہ کی تعلیم یافتہ ہوں اور سکول میں کام کرنے کی خواہش مند ہوں تو کنری کے لئے ایسے معلم کو ترجیح دی جائے گی۔ ایسے معلموں کی رہائش کا انتظام جماعت کرے گی اور تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

اگر کوئی ریٹائرڈ مدرس ہوں وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں اگر درخواست کنندہ کی بیوی کی بجائے لڑکی تعلیم یافتہ ہو تو کنری کے لئے وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں درخواستیں ناظر اصلاح وارشاد کے نام آنی چاہئیں۔ درخواستیں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۶۹ء ہے

موزوں اصحاب کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا انٹرویو کے لئے آنے کے اخراجات امیدوار خود برداشت کریں گے۔

(نظارت اصلاح وارشاد۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دُعا

میری ہمشیرہ عزیزہ نصیرہ خانم اہلیہ وارنٹ آفیسر ضیاء اللہ خان صاحب کراچی میں شدید بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں نیز میں خود بھی ایک عرصہ سے ضعف قلب کی وجہ سے بیمار چلا آرہا ہوں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔ ایچ ایم علی خان محلہ اسلامی حلقہ سلطانپورہ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴